سلسلۂ اشاعت سید العلماء اکادمی - ۲

مُصنّفہ:

آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء مولانا

السید علی نقی النقوی مجتہد

طاب ثراہ

○ نام کتاب : شہید انسانیت

○ مصنف : آیۃ اللہ العظمیٰ سید العلماء مولینا السید علی نقی النقوی طاب ثراہ

○ تعداد اشاعت : ایک ہزار

○ سن اشاعت : (تیسرا ایڈیشن) محرم ۱۴۰۹ھ - اگست ۱۹۸۸ء

○ طباعت : ہندستان پرنٹنگ پریس لکھنؤ

○ سرورق : [illegible] طاہر - ڈیزائن ہاؤس خریجی، دہلی

○ نا[illegible] سید العلماء اکادمی (الہند)

[illegible] پینتیس ۳۵ روپے

سید العلماء اکادمی (الہند)

صدر دفتر :-
آرام گاہ سید العلماء۔ عبد العزیز روڈ
لکھنؤ ۲۲۶۰۰۳ یوپی (انڈیا)

شاخ :
نیشنل کالونی۔ امیر نشان
علی گڑھ ۲۰۲۰۰۱ یوپی (انڈیا)

چنانچہ عبدالرحمٰن بن عبد ربہ انصاری اور بریر بن خضیر ہمدانی کا واقعہ ہے کہ بریر نے عبدالرحمٰن سے کچھ مزاح کیا۔ عبدالرحمٰن نے کہا: "چھوڑو ان باتوں کو۔ یہ وقت ایسی باتوں کا نہیں ہے" بریر نے جواب دیا کہ خدا کی قسم میرے قوم و قبیلہ والے اچھی طرح واقف ہیں کہ مجھے جوانی سے لے کر اس عمر تک کبھی مذاق سے دلچسپی نہیں رہی ـــــــ مگر میرا دل اس وقت مستقبل کے تصور سے محظوظ ہو رہا ہے: خدا کی قسم ہمارے اور سعادت ابدی کے درمیان بس اب اتنا فاصلہ ہے کہ یہ دشمنان دین تلواریں لے کر ہم پر ٹوٹ پڑیں اور مجھے تو تمنا ہے کہ کسی طرح وہ وقت جلد آئے کہ ان کی تلواریں ہم پر پڑنے لگیں" (۱)

بے شک یہ حقانیت پر اعتماد اور اخروی کامیابی کے کامل یقین ہی کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ یہی چیز کمزور دل میں طاقت پیدا کرتی اور مایوسیوں کی ظلمت میں امید کی شمع روشن کرتی ہے۔

اتنی دیر میں فوج مخالف میدان جنگ میں آ گئی، پرے جمائے گئے اور لشکر کی ترتیب ہوئی۔ میمنہ پر **عمرو بن حجاج** زبیدی۔ میسرہ پر **شمر بن ذی الجوشن** سواروں کا سردار **عزرہ بن قیس** احمسی اور پیادوں کا افسر **شبث بن ربعی** یربوعی اور علم عمر سعد نے اپنے غلام درید کے سپرد کیا۔ (۲)

امام **حسین**ؑ بھی میدان جہاد میں آ گئے۔ یقیناً تاریخ ایک ایسے سپہ سالار کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے جس نے ایسی چھوٹی سی جماعت کو کم از کم بیس بیس ہزار فوج کے مقابلہ میں جنگ کے لیے کھڑا کیا ہو۔

ایک تاریخی صراحت کے مطابق یہ بتیس ۳۲ سوار اور چالیس پیادوں سے زیادہ نہیں تھے (۳) اور اسی لئے شہدائے کربلا کیلیے بہتر کی لفظ زبان زد خلائق ہے۔

---

(۱) طبری ج ۶ صفحہ ۲۴۱ (۲) الاخبار الطوال صفحہ ۲۵۴ طبری ج ۶ صفحہ ۲۴۱ ارشاد صفحہ ۲۴۶

(۳) الاخبار الطوال صفحہ ۲۵۴ طبری ج ۶ صفحہ ۲۴۱ ارشاد صفحہ ۲۴۶

مگر کربلا کے حالات جنگ اور مجاہدین کے ناموں کی تفصیل اور دوسرے متعلقہ واقعات سے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ یہ تعداد سّتر سے زیادہ اور دو سّو سے کم تھی (۱) ممکن ہے کہ عام طور پر تاریخ میں جو تعداد درج اور عموماً زبان زد خلق ہے۔ اور جو اس کتاب میں بھی بعض جگہ نظر آئے گی، اُن جانبازوں کی ہو جو فوجی انداز پر تربیت یافتہ تھے لیکن سلسلۂ جہاد میں بہت سے ایسے افراد بھی میدان میں آ گئے جو فوجی حیثیت سے سپاہی نہ سمجھے جا سکتے تھے۔

میدان جنگ میں آنے کے بعد پہلے امام نے اپنے ہاتھ درگاہ احدیت میں بلند کیے اور یہ مناجات زبان پر جاری کی۔ کیا نسبت دی جا سکتی ہے نبی خدا حضرت عیسیٰ کی آواز کو جو بائیبل (عہد جدید) کی نقل کے مطابق صلیب پر بلند ہوئی تھی اس انداز سے کہ "ایلوا ایلی لما سبقتنی" اے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا" فرزند رسولؐ امام حسینؑ کی اس مناجات کے ساتھ جو اس سیلاب مصیبت کے اندر آپ کے لبوں پر جاری ہو رہی تھی۔

"خداوندا تو میرا سہارا ہے ہر تکلیف میں اور میرا قبلۂ امید ہے ہر سختی میں اور تجھ پر مجھے ہر مہم میں جو درپیش ہو بھروسا ہے۔ کتنے ہی صدمے ایسے ہیں جن کے برداشت کرنے سے دل کمزور ثابت ہوتا ہے اور حیلہ و تدبیر کی راہیں بند نظر آتی ہیں، دوست ان میں ساتھ چھوڑ دیتے اور دشمن ان میں طعنہ زنی کرنے لگتے ہیں۔ میں ان کو تیرے حضور میں پیش کرتا اور تیری بارگاہ میں عرض معروض کرتا ہوں اس لیے کہ میں تجھے چھوڑ کر کسی اور سے لو

---

(۱) عمار دہنی کی روایت ابو جعفر سے اس کے مطابق ہے۔ اس میں ہے کہ جماعت حسینی ۴۵ سواروں اور سّو پیادوں پر مشتمل تھی (طبری ج ۶ صفحہ ۲۲۰)۔